رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | سوموار ۹ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، ۵ شہادت ۱۳۶۱ ہش، ۵ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و تندرستی سے رکھے، آپکو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین۔

حقیقی عزت اور شرف کا منبع اور سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد انسان کا انسان سے پیار قائم کرنا ہے

ہمارا کام یہ ہے کہ دنیا سے فساد مٹا کر اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آئیں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۲ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور نماز سے قبل پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی کے حوالے سے اس موضوع پر نہایت پُر اثر اور جامع رنگ میں روشنی ڈالی کہ حقیقی عزت و شرف کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اسی لئے حقیقی عزت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بندہ حاصل کرے۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کے باوجود آپ کا بشر ہونا واضح فرما کر نوع کو انسان ہونے کی حیثیت میں عزت و شرف کا نہایت اعلیٰ مرتبہ عطا کیا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ عزت و شرف کا حصول انسانی فطرت میں شامل ہے۔ بعض لوگ عزت اپنے رب کریم کی نگاہ میں دیکھتے ہیں اور دوسرے لوگ عزت کے حصول کے لئے انسانوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے لئے دولت مندوں کے گرد گھومتے ہیں۔ خاندانی طور پر معزز کہلانے والوں سے روابط قائم کرتے ہیں۔ بعض اثر و رسوخ کو عزت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ علم کو عزت کا سرچشمہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور سے عزت نہیں مل سکتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

یعنی عزت ساری کی ساری ہر رنگ اور ہر جہت میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ عزت کے سب سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں اور عزت کے حصول کی ساری راہیں اس نے کھولی ہیں۔ اس لئے حقیقی عزت کی بخشش اس کے دربار سے ہوگی۔ حضور نے فرمایا یہ دنیا تو آج جس کو سر پر اٹھاتی ہے کل اسی کو گالیاں دینا شروع کر دیتی ہے۔ جب اثر و رسوخ آیا تو گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے ہیں اور جب اثر و رسوخ گیا تو اسی کو بوٹ سے ٹھڈے مارتے ہیں۔ حقیقی عزت کا حصول تو جب ہی ممکن ہے جب انسان اپنی عاجزی اور فروتنی کے مقام کو نہ چھوڑے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ عزت

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کئی روز سے بلڈ پریشر مسلسل زیادہ رہنے کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ آج زیادہ طبیعت خراب ہے احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ ممدوحہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب رقمطراز ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم برادرم مبارک احمد صاحب خالد مینجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کو مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۲ء کو ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام "مظفر احمد طارق" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔"

• مکرم پروفیسر چوہدری محمد طفیل صاحب ناظر سرگودھا کا پرائیویٹ گلینڈز کا لاہور میں اپریشن ہوا ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے بزرگان اور احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ظہور احمد (ناظر دیوان)

• خاکسار کے نانا جان چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خیرپور چند ماہ سے سخت کمزور اور بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے خدمت دین والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

مبارک احمد چیمہ

سیکرٹری اصلاح و ارشاد سرگودھا۔ ۳ نیو سول لائنز سرگودھا

• میری والدہ محترمہ سارہ درد صاحبہ اہلیہ محترم عبدالرحیم درد صاحب گذشتہ دنوں شدید بیماری کے دوران زینب میموریل ہسپتال میں زیر علاج رہی ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے طبیعت پہلے سے کافی بہتر ہے وہ آجکل اپنی بیٹی

باقی صفحہ ۸ پر

کینیا میں دو ماہ میں ۳۳ افراد کا قبول احمدیت

امیر و مبلغ انچارج کینیا مکرم مولوی جمیل الرحمان صاحب رفیق کی مرسلہ اطلاع

نیروبی (کینیا مشرقی افریقہ) کینیا کے امیر و مبلغ انچارج مکرم مولوی جمیل الرحمن صاحب رفیق نے کینیا میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کے بارے میں ایک خوشکن رپورٹ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نومبر و دسمبر ۱۹۸۱ء کے ایام میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی کوششوں سے ملک میں ۳۳ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب احباب کو اپنے فضل و کرم سے دین میں استقامت عطا کرے اور ان کے نیک نمونہ کو دوسرے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنائے۔ آمین۔

مکرم جمیل الرحمن رفیق صاحب نے لکھا ہے کہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیا کے دوران ایک شخص نے اسٹیج پر آکر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔ جلسہ کے بعد مکرم رفیق صاحب نے نیا نزا صوبے کا دورہ کیا جس کے نتیجے میں ۱۷ افراد کو قبول حق کی توفیق ملی اور تازہ اطلاع اسی صوبے کے مبلغ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے یہ دی ہے کہ ڈوڈی نامی ایک گاؤں میں پانچ چھ افراد نے بیعت کر لی ہے۔ اس طرح سے اس گاؤں میں پہلی بار احمدیت داخل ہوئی ہے اور ایک نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احمدیہ مشن کینیا کی مساعی میں برکت دے اور اہل کینیا کو جلد از جلد خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے کی توفیق و سعادت بخشے آمین۔

• کیا آپ چندہ عام • حصہ آمد • چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟ ناظر بیت المال آمد ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل ربوہ

۹ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۵ شہادت ۱۳۶۱ ہش

مومنوں سے اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان وعدہ

اور

اُس کے پورا ہونے کی دو لازمی شرائط

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایک وعدہ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ بھی ایمان لائیں گے اور اعمالِ صالحہ بجا لائیں گے وہ ان کی برائیاں ان سے دور کر کے انہیں جنت کا مستحق بنا دے گا۔ یعنی یہ دنیا بھی ان کے لئے جنت بن جائے گی اور اگلے جہان میں بھی وہ جنت میں جگہ پائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(التغابن آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے اللہ اس کی بدیوں کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ حقیقی ایمان اور مقبول اعمال صالحہ کا لازمی نتیجہ دنیا اور آخرت میں جنت کا حصول ہے۔ جو لوگ حقیقی مومن ہوں اور جنہیں مقبول اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق مل رہی ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انہیں گناہ سوز فطرت میسر نہ آئے اور دنیا میں ان کے لئے جنت کی کیفیت پیدا نہ کی جائے یعنی یہ کہ وہ دم نقد بہشت میں نہ ہوں اور پھر دنیوی جنت ان کے لئے جہان اخروی میں ملنے والی دائمی جنت کا پیش خیمہ نہ بنے۔ اور اگر ایمان لانے اور بظاہر نیک اعمال بجا لانے کے باوجود قسم ہا قسم کی برائیوں اور بداعمالیوں سے نجات نہ ملے اور ساتھ کے ساتھ گناہوں کا کھلے بندوں ارتکاب بھی ہو رہا ہو تو یہ صورت حال اس بات پر دال ہوگی کہ ایمان حقیقی ایمان نہیں ہے اور نہ ظاہری نیک اعمال مقبول اعمال صالحہ کے زمرہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے وہ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور انہیں دنیوی و اخروی جنتوں کا وارث بنائے گا۔ وہاں اس نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ اس وعدہ کے پورا ہونے کے لئے ایمان لانے کا صرف زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کی محض رسمی بجا آوری کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایمان دل میں داخل ہو کر انسان کی کایا پلٹ دے اور اسی طرح اعمال صالحہ ایسے خلوص نیت اور خالصۃً للہ بجا لائے جائیں۔ کہ وہ عند اللہ مقبول ہو سکیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو باتوں پر خاص زور دیا ہے۔ ایک حقیقی توبہ اور دوسرے تقوٰے اللہ۔ فی الوقت مذکورہ بالا وعدہ الٰہی کے ضمن میں ان دو باتوں کی اہمیت واضح کرنا ہمارے مدنظر ہے۔

جہاں تک برائیوں سے کلی طور پر پاک صاف ہونے اور جنت کا وارث بننے کے سلسلہ میں حقیقی توبہ کی اہمیت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

(التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (اس میں منافقت اور بناوٹ کی کوئی ملونی نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ برائیوں سے بچنے اور جنت کا وارث قرار پانے کے سلسلہ میں تقوٰی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝

(الطلاق آیت ۶)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ کا تقوٰی اختیار کرتا ہے۔ خدا اس کی بدیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے اجر کو بہت بڑھا دیتا ہے (یعنی اسے جنت کا وارث بنا دیتا ہے)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور ایمان صالحہ بجا لانے والوں کی برائیاں دور کرتا ہے اور انہیں جنت کا وارث بناتا ہے اور ضرور بناتا ہے۔ لیکن اس کی جناب میں محض رسمی ایمان اور رسمی اعمال صالحہ معتبر نہیں ہیں بلکہ ضروری ہے کہ ایمان لانے والے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے خود اپنے آپ کو اس عظیم الشان انعام کا مستحق بنائیں۔ مستحق بنانے کا طریق یہ ہے کہ وہ سچے دل سے ایک تو استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف خالص طور پر رجوع اختیار کئے رکھیں۔ اس کی جناب میں ہمیشہ جھکے رہیں۔ اور برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی اس سے توفیق مانگتے رہیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو تقوٰی سے مزین کریں اور تقوٰی اللہ میں ترقی کرتے رہیں۔ یعنی پورے عزم اور تعہد کے ساتھ باریک در باریک گناہ سے بچیں اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم ماریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کا ایمان لانا اور اعمال صالحہ بجا لانا مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہوگا اور وہ ثمرات حسنہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ موجبات گناہ کو کالعدم کر کے انہیں حقیقی معنوں میں مقبول اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے گا اور انہیں دنیا اور آخرت میں جنت کا وارث بنا دے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی برائیاں دور کرنے اور جنت کا وارث بنانے کا عظیم الشان وعدہ کیا ہے۔ لیکن اس وعدے کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف خالص رجوع اور تقوٰی اللہ کے ساتھ مشروط ہے۔ کوئی شخص بھی خواہ وہ مومن ہونے کا اپنی جگہ کتنا ہی مدعی کیوں نہ ہو ان دو شرائط کو پورا کئے بغیر اس بات کا مستحق نہیں بن سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان وعدہ اس کے حق میں پورا ہو۔ وہ تو انہیں کے حق میں پورا ہوگا جو من حیث القوم استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنانے والے اور تقوٰی کی راہوں پر چلنے والے ہیں۔

اسلام کا ایک لازمی تقاضا

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوازماتِ بیعت

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی ۔ کوئٹہ

قرآن الحکیم میں سورۃ الفتح کی آیت ۱۱ سے امتِ مسلمہ کو ایک عظیم بشارت ملتی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم ج فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ج ومن اوفیٰ بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً "یعنی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) "وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کا وبال اُسی کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا تو خدا اس کو اس کا بہت بڑا اجر دیگا"

اسی طرح سورۃ الدھر کی آیت ۳ میں بھی ہے "انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً واما کفوراً"

یعنی "ہم نے اسے اس کے مطابقِ حال رستہ بتا دیا ہے اب اس کے بعد وہ چاہے تو شکر کرے یا ناشکری کرتا پھرے"۔

اور اس حقیقت سے کوئی مسلمان تو کجا ایک عام فہم انسان بھی انکار نہیں کر سکتا کہ یقیناً یہ کوئی عظیم ترین طاقت (اللہ تعالیٰ) ہی ہے جس نے انسان کے سامنے سمندروں، پہاڑوں، فضاؤں اور زمینوں حتیٰ کہ پاتال تک کے گوشہ گوشہ میں بے بہا خزانے رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن انسان ہے کہ پھر بھی ناشکری کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ انسان اپنے ہی وجود میں دل دماغ اور ضمیر جیسی نعمتوں کو اچھی طرح محسوس بھی کرتا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو ذرا سی فہم و فراست سے کام لے کر ان تمام نعماء سے فوائد حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے بالخصوص آج کے دور میں بہت ہی کم لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو اس خدائے رحیم و کریم کے اسقدر افضال و اکرام کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے شکر گزار ہوتے ہوں اور ان کے دل حمدِ باری تعالیٰ سے معمور رہتے ہوں۔ اور اس کے برعکس انسان کی ایک غالب ترین اکثریت ان بے شمار نعمتوں کو محض اپنی انسانی تگ و دو کا ثمر حاصل سمجھ رہی ہے اور اس اکثریت میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو محض دکھاوے کے طور پر چھوٹے منہ سے یا اوپرے دل سے عبادت میں مصروف نظر آتے ہیں اور اسی کی بنا پر اپنے آپ کو نجات یافتہ بھی تصور کئے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو نہ تو لمبی چوڑی عبادتوں کی کوئی حاجت ہے اور نہ ہی طرح طرح کے وظائف اور چلوں کی کوئی ضرورت وہ ذاتِ باری تعالیٰ ہم سب کی نیتوں سے کماحقہٗ واقف ہے۔ اسی طرح ہمارے اعمال کو بھی وہ خوب جانتا ہے خواہ ہم انہیں کتنے ہی پردوں میں رہ کر کریں۔ دراصل بات یہ بھی نہیں کہ ہم ناسمجھ انسان صرف وہ ایک بار یا کبھی کبھار اس کی عطا کردہ بے شمار نعمتوں اور فضلوں کو عملاً جھٹلاتے ہیں بلکہ ہوتا یوں ہے کہ ہم متواتر ناشکری اور کفران کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ہم میں اپنا احساسِ زیاں بھی باقی نہیں رہتا جبکہ ہمیں اسی کمزوری سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک آسان سی ترکیب بھی بتا دی کہ تم اپنے ضمیر اور فہم و فراست کے ساتھ مجھ قادرِ مطلق سے کثرت کے ساتھ شب و روز یہ دعا مانگا کرو کہ "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم"

کیونکہ اس دعا میں بالخصوص ہر مسلمان کے لئے ایک عظیم بشارت بھی ہے کہ جو لوگ اسکے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلنے والے ہوں گے انکو صالحیت، صدیقیت، شہادت اور نبوت جیسی نعماء عطا ہوں گی۔ اور پھر اسی کے ساتھ یہ دعا بھی سکھائی کہ "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین"

یعنی اے اللہ! ہمیں ان لوگوں کی راہ پر نہ رکھنا جو اپنے بُرے اعمال کے سبب گمراہ ہوئے۔ تیرے فضلوں کی ناشکر گزاری کے مرتکب ہوئے اور نتیجتہً تیرے غضب کا نشانہ بنے۔

مقصد یہ کہ نیک و بد کی راہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کو سمجھا دیں اور اچھے بُرے اعمال کے نتائج سے بھی آگاہ کر دیا۔ پھر انسان کے یہ اپنے ہی اعمال ہوئے جو دونوں مختلف راہوں میں سے کسی راہ پر ڈال دیتے ہیں اور جن لوگوں نے نیکی کی راہ اختیار کی انہیں اسی دنیا کے علاوہ آگے آنے والی دوسری دنیا میں بھی جنت کا وعدہ دیا اور جنہوں نے بدی کی راہ اپنائی انہیں صاف صاف بتا دیا کہ

"من کان یرید الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم وھم فیھا لا یبخسون"

"یعنی جو لوگ اس دنیوی زندگی کے سامان اور اس کی زینت کو اپنا مقصود بنائیں گے ہم ان کے اعمال کے پھل اسی زندگی میں پورے پورے دیدیں گے اور انہیں کم نہیں دیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ارشاد ہوتا ہے۔

اولٰئک الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار: وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون ۵"

یعنی "مگر یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ اور جو کچھ انہوں نے دنیوی زندگی کے لئے کیا ہوگا۔ وہ اس میں بے سود ہو جائے گا۔ اور وہ جو کچھ کرتے رہے ہوں گے وہ تباہ ہو جائیگا (سورۃ ہود ۱۵/۱۶)

اس ارشادِ الٰہی سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے پیچھے بھاگنے والوں کو اسی دنیا کی زینتیں یعنی مال و زر، کارخانے، کوٹھیاں، لمبی چوڑی کاریں اور دیگر ضروریاتِ آسائش و تعیش مہیا تو کر دیتا ہے مگر یہ سب کچھ آزمائش کے طور پر ہے اور جو اس آزمائش کا احساس نہیں کرتے یا محض دنیا کے دھندوں ہی میں الجھ کر اپنی اس چند روزہ زندگی کو گنوا بیٹھتے ہیں اور یہی ان کے ذہن میں ہوتا ہے کہ

"بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"

تو اسکے نتیجہ میں جو کچھ ملے گا اس کی وضاحت رب العزت نے فرما دی ہے۔

اس کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں ملتی جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے نہ بنائی ہو۔ یہ زمین، چاند، سورج، ستارے، آسمان، سمندر، پہاڑ۔ سبھی کچھ تو ہمارے مصرف کے لئے ہیں۔ ان کے غلط استعمال کا نتیجہ بالآخر غلط ہی نکلتا ہے اور اچھے استعمال کا نتیجہ اچھا ہے اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان تمام نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور انہیں بے شمار سائنسی ذرائع کے طور پر استعمال میں بھی لاتے ہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کہ اگر یہ نعماء ہمیں حاصل نہ ہوتیں یا اللہ تعالیٰ نے انکو استعمال میں لانے کے لئے فہم و فراست نہ دی ہوتی تو ہم خود کتنے بے کار وجود ہوتے۔

ان تمام نعماء کے علاوہ ایک سب سے بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے بالخصوص ہم مسلمانوں کو عطا فرمائی وہ اسوۂ حسنہ ہے جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" یعنی اس رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اسوۂ حسنہ میں تمہارے لئے پورا پورا نمونہ ہے۔ اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قربت حاصل کرنا اور اُسی کی نگاہ میں مقبول بننا چاہے تو اس کا آسان اور سیدھا طریق یہی ہے کہ اس کے محبوب ترین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی پیروی کرے۔

اسی طرح ایک اور ارشادِ الٰہی بھی ہے کہ

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

یعنی، (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) "تم بنی نوع کو بتا دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو تا کہ تم میرے محبوب اور پیارے بن جاؤ"

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حبیب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ہم عاجز عاصیوں کے لئے رشد و ہدایت کی راہیں کھول کر رکھ دیں وہاں ہمیں سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں بھی ملیں جو چودہ سو برس کے دوران بر محل اور من و عن پوری ہوتی رہیں۔ اور یہ اُمتِ مسلمہ کی خوش نصیبی ہے۔ کہ ربّ العزت نے سورۃ النور میں خلافت جیسی نعمتِ عظمیٰ عطا کرتے رہنے کا وعدہ بھی کیا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفٰسقون ۵

(آیت ۵۵)

یعنی۔ "اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین پر خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ (اور ان کی پہچان یہ ہوگی کہ) وہ صرف میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو (یا کسی دنیاوی طاقت کو) میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے"۔

اور یہ عظیم بشارت انہی لوگوں کے لئے ہے جو واقعی عملاً و فعلاً ایمان لانے والے یعنی مومن ہوں گے اور اعمالِ صالح کے حامل ہوں گے نہ کہ ان لوگوں کے لئے جو محض زبان سے اقرار تو کریں مگر ان کے اعمال مشرکانہ اور منافقانہ نوعیت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے ہوں ۔۔ یعنی وہ بظاہر تو اللہ تعالیٰ کی وحدت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم کرتے ہوں مگر دنیاوی طاقتوں کے خوف انکے دل اتنے لرزتے ہوں کہ جیسے وہی طاقتیں ان کی ربوبیت کر رہی ہوں۔ مگر مسلمان کی اصل اور بنیادی تعریف ہی یہی ہے کہ جس نے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جیسے عظیم عہد کا اقرار کیا ہو مگر جو اس عہد کو عملاً و فعلاً بھلا دیتا ہے وہ عہد شکنی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ تو ایسے شخص کی سزا اس شخص سے کہیں زیادہ ہوتی ہے جس نے ایسا کوئی عہد یا اقرار کیا ہی نہیں ہوتا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ۔

"صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو.....

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ نہیں خدا تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔"

ویسے بھی محض الفاظ کے زبانی یا تحریری طور پر دہراتے رہنے سے یا رٹ لینے سے کوئی کام تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ سمجھ بوجھ کے ساتھ اسکی تعمیل نہ ہو۔

ارشاد الٰہی ہے

"لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ"

یعنی تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر تم عمل نہیں کرتے۔ اور یہ سیدھی سی بات ہے کہ یہ نہ تو کبھی دیکھنے میں آیا اور نہ ہی سننے میں کہ کسی دنیاوی عدالت نے ہی کسی ملزم یا مجرم سے کہا ہو کہ تم اپنے اوپر عائد کردہ الزام یا جرم سے متعلق تعزیرات کی فلاں دفعہ زبانی سنا دو یا لکھ کر دکھا دو تو عدالت تمہیں بری کر دے گی بلکہ اس کے برعکس ہوتا یوں ہے کہ عدالت اس بات کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے کہ ملزم پر عائد شدہ الزام سے متعلقہ دفعہ تعزیرات کا اس نے عملاً کتنا احترام کیا۔؟

اسی طرح اگر محض زبانی وظائف یا بیعت کے الفاظ رٹ لئے جائیں اور انکی حتی الامکان کوئی تعمیل نہ کی گئی ہو تو ظاہر ہے کہ جس امتحان سے مبائع کو گزرنا مقصود ہوتا ہے اس میں وہ کیسے پاس ہو سکے گا۔ کسی بھی کام کی تعمیل و تکمیل کے لئے انسان کو ایک جہاد سے گزرنا پڑتا ہے ان تھک محنت کرنی پڑتی ہے، اپنے نفس کو کچلنا پڑتا ہے۔ اور جب تک صحیح معنوں میں ان قربانیوں کا حق ادا نہ ہو جنکا تقاضا ہمارا پیارا دین اسلام ہم سے کرتا ہے تب تک ہم اپنے مقصود کو کیونکر پا سکیں گے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تمام لٹریچر میں اسی بنیادی مقصد کو حاصل کرتے رہنے پر زور دیا گیا ہے اور بعض اوقات تو حضرات اقدس کی تنبیہات پڑھ کر خوف سے دل منہ کو آنے لگتا ہے کہ خدا جانے ہم مبائعین سے ان فرائض کا کوئی حصہ کما حقہٗ ادا ہوا کہ نہ ہوا۔

مانا کہ ہم احمدی من حیث الجماعت دین حق کے فروغ اور ابلاغ کے لئے حتی المقدور کچھ قربانیاں دیتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افضال و اکرام ہمیں نظر بھی آتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس پر کوئی گھمنڈ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ دراصل یہ ہماری قربانیاں نہیں (جو بلاشبہ حقیر ترین ہیں) بلکہ محض اس رب العزت کا خاص فضل ہوتا ہے جو ہماری ذرا سی کوششوں کو اتنا بالا کر رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اپنی خامیوں، کوتاہیوں اور انسانی معیتوں کا جائزہ بھی لیتے رہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو معیار اپنے مبائعین کے لئے قائم فرمایا تھا اس کی تعمیل و تکمیل کے لئے ہم کہاں تک کامیاب ہوئے اور جو معیار اور میزان انہوں نے بیعت کا ہمارے سامنے رکھا اس کے مطابق ہم نے کیا حق ادا کیا؟ مثلاً حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب "کشتی نوح" میں نہایت واشگاف الفاظ میں اپنے مبائعین سے یہ امید وابستہ کرتے ہیں کہ۔

"سوائے دو مقام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو..... اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔

ہر ایک جو تم میں سست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا.....

(پھر یہ بھی فرمایا کہ)

"عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے.....

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہر طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا دیکھو! میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی متشابہات کے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔"

اور پھر آگے چل کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہر مبائع کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ۔

جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا، جو شخص دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا، جو شخص در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا، جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بد نظری سے اور خیانت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا، جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکساری سے خدا کو یاد نہیں کرتا، جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے، جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں میں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے، جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ امر سے بھی محروم رکھتا ہے۔، جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے، ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے، جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے، جو شخص ..... مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے، ہر ایک زانی فاسق شرابی خونی چور قمار باز خائن مرتشی غاصب ظالم دروغگو جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا، جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔

وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔"

(تلخیص از کشتی نوح)

اسی طرح جن مبائعین کو کچھ وساوس دنیا نے گھیرا ہوتا ہے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا کہ ۔۔

"یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری تدبیریں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں۔

حالانکہ جو اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کے چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور دین کی رو سے یہ مفلس اور ننگا ہوتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونو فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا چشمہ خدا ہے..... اھدنا الصراط المستقیم میں انعمت علیہم کی راہ طلب کی گئی ہے اور میں نے کئی مرتبہ یہ بات بیان کی ہے کہ انعمت علیہم میں چار گروہوں کا ذکر ہے۔ نبی، صدیق، شہید، صالح۔ نبی وہ ہوتے ہیں جن کا تبتل الی اللہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ خدا سے کلام کرتے اور وحی پاتے ہیں اور صدیق وہ ہوتے ہیں جو صدق سے پیار کرتے ہیں سب سے بڑا صدق

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے

اور پھر دوسرا صدق محمد رسول اللہ ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو شہید کہلاتے ہیں وہ گویا خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شہید وہی نہیں ہوتا جو قتل ہو جائے کسی لڑائی یا وبائی امراض میں مارا جائے بلکہ شہید ایسا قوی الایمان انسان ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ ہو۔ صالحین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ہوتے ہیں جن کے اندر سے ہر قسم کا فساد جاتا رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۵۶/۵۷)

آیت "صراط الذین انعمت علیہم" کے بارے میں اکثر مفسرین نے اسی طرح کے معنی اور تفسیریں کی ہیں مثال کے طور پر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی اس آیت کا ترجمہ بعینہٖ ان الفاظ میں کیا ہے کہ

"رستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے"

اور حاشیہ میں اس کی تفسیر میں انہوں نے لکھا ہے کہ "انعام سے دینی انعام مراد ہے، انعام والے چار گروہ ہیں انبیاء، صدیقین شہدا اور صالحین"۔ اور یہ عجیب و لطیف نکتہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ کو روزمرہ کی عبادت میں سورۃ فاتحہ کی یہ دعا ہر رکعت میں پڑھنی سکھائی گئی ہے یعنی ہر مسلمان ہر روز ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس انعام کے حصول کی طلب کرتا ہے۔ لیکن قابلِ غور بات یہ ہے کہ کیا محض زبانی رٹ لینے بار بار ورد کر لینے سے یہ انعام حاصل ہو سکتے ہیں؟ نہیں! کیونکہ جب تک کسی انسان کے قول اور فعل میں ہم آہنگی نہ ہو تب تک ایسے انعام کا مستحق قرار نہیں پا سکتا۔ اسی ضمن میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ۔

"سارا دار و مدار مجاہدہ پر ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنی تمام راہیں کھول دیتے ہیں۔ مجاہدہ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ....

.... لوگ سمجھتے ہیں کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بن جاتا ہے۔ جو لوگ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدوں مجاہدوں کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔"

(ملفوظات حصہ دوم ص ۵۲)

آخر میں اگر حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی حسبِ ذیل نصیحت درج نہ کروں تو میرا خیال ہے اس مضمون کا اصل مقصد پورا نہ ہو سکے گا۔ آپ کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ ہم عاجز و بے بس احمدی مبائعین ہمیشہ تقویٰ کی زندگی گزاریں اور دینِ اسلام کے فرائض کا تقاضا ہے ہم اسے حتی المقدور پورا کرتے رہیں۔ اللّٰھم آمین۔

ذہنوں کو جلا دینے والے افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

(ادارہ)

میں شیطان ہوں اور تمہیں نماز کیلئے جگانے آیا ہوں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والعمل الصالح یرفعہٗ کہ عمل صالح انسان کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قدم چلتا ہے تو دوسرا قدم اٹھانے کے لئے فرشتے اسے آپ دھکا دے دیتے ہیں۔ حضرت معاویہؓ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ صبح کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکے اور ان کی نماز باجماعت رہ گئی۔ اس کا انہیں اتنا صدمہ ہوا کہ وہ سارا دن روتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے کہا کہ میرے اس بندے کو نماز رہ جانے کا بڑا افسوس ہوا ہے۔ اسے سو نماز باجماعت کا ثواب دے دو۔ دوسرے دن صبح کے وقت انہوں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص انہیں جگا رہا ہے وہ اسے دیکھ کر ڈر گئے کیونکہ وہ بادشاہ تھے اور باہر پہرہ لگا ہوا تھا۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ شخص اندر کس طرح آگیا ہے اس نے ان کی حیرت کو دیکھ کر کہا۔ کہ میں شیطان ہوں اور تمہیں نماز کے لئے جگانے آیا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ شیطان تو نماز سے روکا کرتا ہے تو مجھے نماز کے لئے کیوں جگا رہا ہے۔ اس نے کہا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ میرے روکنے کی اصل غرض تجھے نیکی اور ثواب سے محروم رکھنا تھی مگر تم اتنا روئے کہ خدا نے کہا کہ سو نماز باجماعت کا ثواب دے دیا جائے پس میں نے سمجھا کہ اب اسے ثواب سے روکنے کا یہی طریق ہے کہ اسے نماز کے لئے جگا دیا جائے اس طرح کم از کم اسے ایک نماز کا ہی ثواب ملے گا۔ زیادہ ثواب نہ دے سکے گا تو جب کوئی شخص نیک کام کرتا ہے تو اس کا قدم آگے بڑھتا ہے۔"

(فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء بمقام کراچی)

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۵۷)

(بحوالہ مشعل راہ ص: ۸۹۳ تا ۸۹۴)

(مرسلہ:۔ مکرم ملک رشید احمد ندیم ابن مکرم ملک سلطان محمود صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ)

سات روز جاری رہنے والی تربیتی کلاس

خاکسار (نذیر احمد خادم قائد علاقہ بہاول نگر) نے مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۸۴ ضلع بہاول نگر کے لئے مورخہ ۱۲ تا ۲۹ فروری ۱۹۸۱ء ایک ہفت روزہ تربیتی کلاس کا پروگرام مرتب کر کے اپنی زیر نگرانی اسے منعقد کیا۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ بہت کامیاب رہی۔ ۱۲ فروری کو خاکسار نے اس کلاس کا افتتاح کیا۔ ۱۳ تا ۱۹ فروری روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب ایک ایک گھنٹہ خدام و اطفال کو مقررہ نصاب کی تیاری کروائی جاتی رہی۔ اس نصاب میں سورۃ بقرہ کی سترہ آیات زبانی یاد کرنا، روحانی پروگرام کی دعائیں، نماز سادہ و باترجمہ سکھانا، اذان کی درستی، وضو کے بعد کی دعا، کھانا شروع کرنے اور بعد کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں خدام خصوصاً اطفال کے لئے مقرر کی گئیں تھیں۔ علاوہ ازیں دوران ہفتہ تین بار صُلُّوا جمیعاً، تین بار نماز تہجد باجماعت، ۲ بار وقار عمل، ایک دن نفلی روزہ، ایک دفعہ حضور ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں دعائیہ خطوط لکھنے، ۱۹ کو جلسہ مصلح موعود کے انعقاد، روزانہ پانچ وقت نماز فرض، باجماعت، غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں، جسم اور لباس کی صفائی پر زور دینا، روزانہ تلاوت قرآن کریم، کشتی نوح سے ہماری تعلیم سے کم از کم ایک صفحہ کا مطالعہ، روزانہ فٹ بال میچ، مسواک کرنا، کے علاوہ "سچائی و دیانت" "قدرت ثانیہ کی برکات"۔ "آداب مجلس و مسجد"۔ "جمعہ کے آداب"۔ "والدین کی اطاعت" وغیرہ مواضع پر تقاریر کے عملی پروگرام بھی شامل تھے۔ تقاریر خاکسار، مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب صدر جماعت مقامی اور مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ نے کیں۔ تدریس کا کام خاکسار کے ذمہ تھا۔ مکرم قائد صاحب مجلس نے اس سلسلہ میں خاکسار سے بہت تعاون فرمایا۔ اطفال و خدام اور دیگر احباب جماعت نے بھی اس سات روزہ تربیتی کلاس سے بہت فائدہ اٹھایا۔ تمام پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوش اسلوبی سے طے پائے۔ ۱۹ فروری کو جلسہ مصلح موعود کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے اطفال نے اپنی انعامی رقم کا پچاس سے پچھتر فیصدی حصہ چندہ وقف جدید میں ادا کر دیا۔ فجزاھم اللہ۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مقامی نے قیادتِ علاقہ کے زیر اہتمام ہونے والی اس کلاس پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ خاکسار کی اختتامی تقریر کے بعد اجتماعی دعا پر یہ کلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

(نذیر احمد خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاول نگر)

تحریک جدید میں کوتاہی برتنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ

"یاد رکھو جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی اختیار کی ہوگی اُن کا کل اس نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دُور لے جانے والا ہوگا۔"

(ارشاد حضرت المصلح الموعود)

ہر مخلص احمدی اولین موقعہ پر اپنے مقدس امام کے حضور اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کا وعدہ پیش کرنے اور اولین موقع پر اس کو ادا کرنے کا اہتمام فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

— ۹ر جنوری تا ۲ر فروری —

۱۔ مکرم محمد اکرم منہاس صاحب بذریعہ جماعت احمدیہ راولپنڈی	۵۰ — ۰۰
۲۔ محترمہ والدہ محمد ارشد وینس چک ۳۷ پنڈت والا ضلع شیخوپورہ	۵۰ — ۰۰
۳۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب پشاور	۶۰ — ۰۰
۴۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اعظم صاحب ایبٹ آباد	۱۰۰ — ۰۰
۵۔ مکرم غلام محمد اینڈ سنز نواب شاہ	۵۰ — ۰۰
۶۔ " صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مع اہل وعیال	۵۰۵ — ۰۰
۷۔ " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع فیصل آباد	۱۰۰ — ۰۰
۸۔ " حکیم محمد سلیم صاحب بذریعہ سیکرٹری مال منڈی بہاء الدین	۱۸۰ — ۵۰
۹۔ " عبدالرشید نعیم صاحب چک ۱۸۲ ج ب سرشیمر روڈ ضلع فیصل آباد	۱۰۰ — ۰۰
۱۰۔ محترمہ معین بی بی صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۱۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۲۔ " محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ۔ خود (باقساط از ستمبر تا جنوری ۱۹۸۲ء)	۵۰ — ۰۰
۱۳۔ " " منجانب ریاض صالحہ مرحومہ بنت خود (" " ")	۵۰ — ۰۰
۱۴۔ محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد (" " ")	۵۰ — ۰۰
۱۵۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف طاہر صاحب سکرنڈ ضلع نوابشاہ (" " ")	۵۰ — ۰۰
۱۶۔ " محمد ارشد وینس صاحب چک ۳۷ پنڈت والا ضلع شیخوپورہ	۱۰۰ — ۰۰
۱۷۔ " میاں محمد عالم صاحب مصطفیٰ آباد لاہور	۵۰ — ۰۰
۱۸۔ " محمود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵۰ — ۰۰
۱۹۔ " اسداللہ صاحب دارالیمن "	۱۰۰ — ۰۰
۲۰۔ " سیکرٹری صاحب تحریک جدید دارالصدر شمالی "	۵۰ — ۰۰
۲۱۔ محترمہ طاہرہ بتول احمد صاحبہ بذریعہ سیکرٹری مال صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰ — ۰۰
۲۲۔ " خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق صاحب دارالیمن "	۵۰ — ۰۰
۲۳۔ مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب مینیجر دواخانہ خدمت خلق "	۲۰۰ — ۰۰
۲۴۔ محترمہ نصرت جہاں آراء صاحبہ پلیٹ سالونی بذریعہ سیکرٹری مال فیصل آباد	۵۰ — ۰۰
۲۵۔ مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب ماڈل ٹاؤن بذریعہ مرکزی " " لاہور	۵۰ — ۰۰
۲۶۔ محترمہ عالم بی بی صاحبہ سمن آباد " " " " "	۵۰ — ۰۰
۲۷۔ مکرم میاں محمد شریف صاحب نیلا گنبد " " " " "	۱۵۰ — ۰۰

(وکیلہ المال اوّل تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے درخواستوں کے موصول ہونیکی آخری تاریخ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معین تاریخ کا اعلان عنقریب الفضل میں کر دیا جائے گا۔ لیکن داخلہ کیلئے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ر مئی ۱۹۸۲ء ہے۔

اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں اور پھر میٹرک کے نتیجہ کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مثالی وقار عمل

جملہ ناظمین مجالس اطفال کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۶ر اپریل بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقار عمل منائیں۔ قبل از وقت مقام وقار عمل کا تعین ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دیکر ہر مجلس کے سو فیصد اطفال کو اس وقار عمل میں شامل کرنیکی کوشش کریں اور رپورٹ علیحدہ کاغذ پر جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نصاب تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

— منعقدہ ۲۳ر اپریل تا ۹ر مئی —

۱۔ قرآن کریم ناظرہ — پارہ ۲۹ - ۳۰ - (ہر طالبہ سے روزانہ کچھ حصہ سنا جائے گا)۔

۲۔ قرآن کریم باترجمہ — پہلا پارہ نصف

۳۔ منتخب احادیث — یہ استاد کی خود منتخب کی ہوئی احادیث ہوں گی۔

۴۔ تاریخ احمدیت — جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ

۵۔ دعوۃ الامیر — دعوۃ الامیر کے پہلے ۱۰۰ صفحات میں سے چیدہ چیدہ نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

۶۔ نماز باترجمہ مع دعائے قنوت۔ آداب نماز۔ آداب مسجد اور نماز جنازہ کی اہمیت مع دعا۔ اللہ تعالیٰ کے نام زبانی یاد کروائے جائیں گے۔

۷۔ درج ذیل عنوانات پر عام فہم انداز میں لیکچر دیئے جائیں گے۔

i۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ ii۔ مسئلہ خاتم النبیین۔ iii۔ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت۔ iv۔ نظام وصیت کیا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد اور برکات۔ v۔ جملہ بدرسومات و بدعات از قسم شادی بیاہ۔ بعد از وفات۔ میلاد النبی۔ نذر و نیاز اور کونڈے پیروں کے نام پر دینا۔ بچوں کی سالگرہ منانا۔ بسم اللہ اور آمین وغیرہ۔ vi۔ پردہ اسلامی معاشرہ کا امتیاز اور مرد و عورت کی عزت کا ضامن ہے

نوٹ: طالبات اپنے ہمراہ سادہ قرآن کریم۔ کاپی قلم وغیرہ لائیں۔ ربوہ سے باہر سے آنے والی طالبات موسم کے مطابق بستر، گلاس، پلیٹ وغیرہ بھی ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

راولپنڈی ڈویژن کا تربیتی و ورزشی اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت علاقہ راولپنڈی کے زیر اہتمام گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی ایک عظیم الشان دو روزہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع انشاء اللہ ۸ اور ۹ر اپریل (بروز جمعرات و جمعہ) کو مسجد احمدیہ نور مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ اجتماع میں بزرگان سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ راولپنڈی، اٹک، گجرات اور جہلم کے خدام سے گذارش ہے کہ روایتی جوش و خروش کے ساتھ اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے حصہ لیں۔ احباب جماعت سے اجتماع کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ناظم اعلیٰ اجتماع علاقہ راولپنڈی)

اعلان برائے لجنات

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والا امتحان معیار اوّل اور دوم مورخہ یکم مئی ۱۹۸۲ء بروز جمعہ ہوگا۔ تمام لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ صدریں جلد از جلد پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

۲۔ امسال لجنہ اماء اللہ کے انعامی مقالے کا عنوان "سیرت و سوانح حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ الفاظ ۸ تا ۱۰ ہزار۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ اطفال کب اور کیسے؟

(شعبہ مال و وقف جدید)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ر سے ۱۶ر اپریل ۱۹۸۲ء ہفتہ اطفال کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس ہفتہ کے سلسلہ میں شعبہ جات مال و وقف جدید سے متعلق ہدایات پیش ہیں۔

۱۔ جائزہ لیا جائے کہ تمام اطفال بجٹ میں شامل ہیں اور یہ بجٹ مرکز کو بھجوایا جا چکا ہے۔

۲۔ مورخہ ۱۲ر اپریل کو چندہ جات مال و وقف جدید کی وصولی کی جائے اور کل بجٹ کا کم از کم نصف وصول کر کے مرکز کو بھجوایا جائے۔ نیز کوشش کی جائے کہ سو فیصد وصولی ہو جائے۔

براہ کرم ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس ہفتہ کو شایان شان طریق پر منائیے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

۲۳ر اپریل تا ۹ر مئی خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے نادہند لجنات

لجنہ کا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۱ء سے شروع ہوتا ہے مگر افسوس ہے کہ بار بار کی یاد دہانیوں کے مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک ایک پیسہ بھی چندہ ممبری لجنہ۔ اجتماع لجنہ۔ خدمت خلق۔ ناصرات ممبری اجتماع ناصرات۔ موصول نہیں ہوا۔ تمام ایسی لجنات خصوصاً تمام صدر صاحبات و امراء اضلاع اپنی اپنی لجنات کو اس طرف توجہ دلا کر جلد از جلد چندہ مرکز بھجوائیں تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مال)

ضلع جھنگ: پکا نسوانہ۔ جل بھٹیاں۔ عنایت پور۔ بستی وریام۔ ٹھٹھہ سندرانہ۔ ٹھٹھہ شیر کیا۔

ضلع فیصل آباد: چک ۳۶۷ جلیانوالہ۔ چک ۴۱۶۔ چک ۵۸ ٹکڑہ۔ چک ۳۵۲۔ چک ۲۹۶۔ گوجرہ چک ۳۔ چک ۴۳۰ اعادہ۔ چک ۴۷۵ کرتارپور۔ چک ۲۰۸ چوہدری والا۔ تاندلیانوالہ۔ چک ۵۵۹ احمد آباد۔ چک ۵۵ برج۔ چک ۲۷۸ شیرکا۔ چک ۲۷۔ چک ۵۷ گھیالہ۔ چک ۹۶۔ چک ۱۴۷ چوڑی۔ چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا۔ چک ۱۰۸ چوہدری والا۔ چک ۱۰۰ R.B۔ چک ۱۲۵ لدھڑ۔ چک ۱۰۹

ضلع گجرات: ملک وال۔ جلال پور جٹاں۔ جسوکے۔ چوکنا والی۔ لالہ موسیٰ۔ محمد آباد

ضلع سرگودھا: مجوکا عمر آباد۔ بھابھڑہ۔ جوہر آباد۔ حویلی مجوکا۔ احمد آباد جنوبی۔ ڈیرہ ملک چانن والا۔ گھوگھیاٹ۔ تخت ہزارہ۔ دودھہ۔ چھنی تاجہ ریحان۔ چک ۸۷ شمالی۔ چک ۸۶ جنوبی۔ چک ۸۸ شمالی۔ چک ۷۹ شمالی۔ چک ۱۳۰ دسنج۔ چک ۱۱۶ ج۔ چک ۷۱ دھیر کے۔ چک ۸۲ ج۔

ضلع ملتان: حسن پور۔ باگڑ سرگانہ۔ چک ۲۹۰ N.B۔ دنیا پور۔ امین پور

ضلع گوجرانوالہ: بھاکا بھٹیاں۔ پیر کوٹ اوّل۔ ہیڈ خانکی۔ رسول نگر۔ چک پٹھان۔ پھلوکی۔ گکھڑ منڈی تلہ سنگھیاں۔ وزیر آباد۔ مدرسہ چھٹہ۔ لوہریانوالہ۔ تولیکی۔ تلونڈی موسیٰ خان۔ تتلے عالی۔ بھڑی چھٹہ۔ دولوالی۔ دلاور چیمہ۔ قیام پور ورکاں۔ گجو چک۔ چیانوالی۔ کوٹ مرزا جان۔ کوٹ شاہ عالم۔ کوٹ شیرا۔ موہلکے چھٹہ۔ منڈیالہ وڑائچ۔ نوشہرہ ورکاں۔ سہوکے چھٹہ۔ علی پور چھٹہ۔ جلہن۔ کیلہ کالو۔ تلونڈی عنایت خان۔

(باقی آئندہ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

۲۱ مارچ ۸۲ء کو عزیز مکرم ملک حبیب اللہ نعیم ولد مکرم ملک عنایت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جہلم کا نکاح بہمراہ عزیزہ امۃ اللطیف بنت مکرم ملک محمد احمد صاحب نائب افسر امانت تحریک جدید سے مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب نے مکرم ملک صاحب کی رہائش گاہ پر ربوہ میں پڑھا۔

عزیز ملک حبیب اللہ نعیم آسٹریلیا (سڈنی) میں ملازم ہیں۔ تقریب نکاح کی اختتامی دعا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کرائی۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے دن جہلم شہر میں ملک عنایت اللہ صاحب نے عزیزم ملک حبیب اللہ نعیم کی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں جماعت کے احباب نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات بنائے آمین۔

(حمید اللہ خان مربی سلسلہ جہلم)

دعائے مغفرت

• میری عالی محترمہ مقصودہ بیگم بی۔ اے بی ایڈ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک ۴۵ ضلع سرگودھا (اہلیہ چوہدری پرویز محمود صاحب آف چک ۶۲ جنوبی ضلع سرگودھا) ۱۲ مارچ ۸۲ء کو فاطمہ ہسپتال سرگودھا میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ ڈیلیوری کے لئے ہسپتال داخل ہوئیں جہاں ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا لیکن خود اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

مرحومہ بہت ہی عمدہ اخلاق اور عادات کی مالکہ تھیں۔ مہمان نواز، بلند ہمت، ہر ایک کی ہمدرد و خیر خواہ اور خدمت دین کا جوش رکھنے والی خاتون تھیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(خالدہ مجید چوہدری عبد المجید صاحب ایڈووکیٹ دار الصدر غربی ربوہ)

اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں حاصل کریں

جن احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت و خوشحالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔ زکوٰۃ کی رقوم حضور انور کی زیر نگرانی یتامیٰ و مساکین اور دیگر مستحقین پر صرف کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کی غریب مخلوق پر صرف ہوتا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں اور وہ بڑھتے ہیں گھٹتے نہیں۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو وہ زکوٰۃ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور نادار بھائیوں کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں۔ عہدیداران جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ ذی استطاعت احباب کو اسلام کے اس اہم فریضہ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتے رہا کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

پسرم عزیزم راشد حسین کا مغربی جرمنی میں اپریشن ہوا ہے وہاں سے آنے والے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اپریشن کامیاب ہوا ہے مگر تازہ اطلاع کے مطابق عزیز موصوف کو زخم کی جگہ درد شروع ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے جلدی پردیس میں اس کا خود حافظ و ناصر ہو آمین۔ (محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

• عاجزہ کی بنت صغریٰ امۃ الوحید اسلم سلمہا اللہ تعالیٰ کا B.Sc. کا سالانہ امتحان مورخہ ۶ مئی ۱۹۸۲ء کو ہو رہا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نیز عاجزہ کی صحت عموماً کمزور رہتی ہے میری کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ شکریہ (حمیدہ بیگم ۶/۲۹ دار الرحمت شرقی ربوہ)

• مکرم فضل کریم صاحب آف پھیروچھی ضلع تھرپارکر (سندھ) ۱۹ مارچ کو موٹر سائیکل سے گر کر زخمی ہو گئے ہیں۔ سر میں زیادہ سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔ (چوہدری فضل احمد۔ صدر مجلس عثمان والہ ربوہ)

• میری والدہ کی طبیعت کافی دنوں سے سخت خراب ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نثار احمد۔ نیشنل بنک آف پاکستان ربوہ)

• مکرم محمد اسماعیل صاحب کی کولہے کی ہڈی اتر گئی ہے۔ چار ماہ سے بستر پر ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ عزیز ظفر زبیر ابن رانا مبشر احمد صاحب کی آنکھیں خراب ہیں۔ نیز میرے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب کرام سے ان سب بیماروں کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سعادت احمد ولد مکرم غلام محمد حق صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

• خاکسار ۲۶ سال سے بیمار ہے۔ کوئی ذریعہ آمد نہیں اور نہ رہنے کے لئے اپنی کوئی جگہ ہے جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیاں دور فرمائیں۔

(عطا الٰہی احمدی چوک برف خانہ ریلوے روڈ لاہور)

• میرے سسر مکرم ملک دوست محمد صاحب اعوان خوشاب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل عطا فرمائے اور ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ (محمد کریم انور محلہ دار الیمن ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم مضامین پر ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیا جائے گا شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف تحریر کریں۔
- مضمون دو ہزار سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

تمام مضامین ۳۱ جولائی سے قبل ناظم اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہییں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام بھائی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوتے ہی ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی کلاس میں داخل ہوں

مہتمم صنعت و تجارت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خلاصہ خطبہ جمعہ

کے سب سامان آسمان پر اللہ کے پاس ہیں مگر جو لوگ اس بات کو بھول کر اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر وہ کہیں اور سے عزت حاصل کر لیں گے وہ شدید غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم سارے کا سارا انسان کے لئے شرف اور عزت کا موجب ہے۔ قرآن کریم نے بحیثیت انسان، انسان کی عزت اور بلند مرتبے کا بڑے حسین پیرایے میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر آپؐ نہ ہوتے تو دنیا کو نہ پیدا کیا جاتا تاہم اس نے آپؐ ہی کے منہ سے اعلان بھی کرایا کہ

قل انما انا بشر مثلکم

یعنی انسان ہونے کے لحاظ سے تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ حضور نے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ کہلوا کر آپؐ کو ساتویں آسمان سے لا کر زمین پر انسان کے برابر کھڑا کر دیا ہے بلکہ حقیقی بات یہ ہے کہ انسانی شرف کے لحاظ سے ہر چھوٹے سے چھوٹے انسان کو اٹھا کر بحیثیت انسان اس مقام پر پہنچا دیا ہے جہاں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

حضور نے اس سلسلے میں ایک اور نکتہ کی بھی وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ انسان انسان میں اس کی استعدادوں کے لحاظ سے فرق ہے مگر اس میں کوئی فرق نہیں کہ سب کو اللہ نے انسان بنایا ہے۔ پھر یہ کہ اللہ نے انسان کو جو جو استعدادیں دی ہیں یعنی جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی قوتیں اور استعدادیں ان کو کمال نشو و نما تک پہنچانا انسان کی زندگی کا مقصد بھی قرار دیا گیا ہے۔ اب اگر ایک شخص اپنی خداداد طاقتوں کو وہ جس پایہ کی بھی ہیں اپنی استعداد کے مطابق کمال نشو و نما تک پہنچا دے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس لحاظ سے مماثلت حاصل کرے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی تمام استعدادوں کو کمال نشو و نما تک پہنچایا اور اس شخص مذکور نے بھی اپنی صلاحیتوں کو آپؐ کی اتباع میں اپنے محدود دائرے کے اندر کمال نشو و نما تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا گیا کہ

ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ

کہ میں تو اس بات کی اتباع کرتا ہوں کہ جو مجھ پر وحی کی گئی ہے اور انسان کو یہ کہا کہ تم صرف اس بات کی اتباع کرو جو محمدؐ پر نازل کی گئی۔ اور تم کو جو بھی صلاحیتیں دی گئی ہیں ان کو اپنے اپنے دائرے میں کمال نشو و نما تک پہنچاؤ۔ تو اس لحاظ سے ایسا شخص بشری طاقتوں کو کمال نشو و نما تک پہنچانے کے لحاظ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مماثلت حاصل کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو استعدادیں اور طاقتیں دی گئی تھیں ان کی وسعت کا علم حاصل کرنا بھی ممکن نہیں۔ حضور نے فرمایا: میں نے بڑا سوچا ہے اور اس بات پر بڑا غور کیا ہے اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ انسانی عقل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم صلاحیتوں کا تصور تک نہیں کر سکتی۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم نے شرف انسانی کو بڑے حسین رنگ میں قائم کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہر انسان فطرتاً شریف ہے۔ حضور نے فرمایا جس وجود کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے وہ یہ رنگ چڑھانے کی وجہ سے ہی معزز اور قابل احترام قرار پاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اپنے اوپر رنگ چڑھانے کے لئے یہ ضروری اور لازمی ہے کہ ہر انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اتباع کرو گے تو

یحببکم اللہ

اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

اس وضاحت کے بعد حضور نے فرمایا اس وقت دنیا کے فساد کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ انسان انسان سے محبت نہیں کرتا۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک ہی وجہ ہے کہ انسان کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے کہ انسان انسان سے پیار کرے اور ایک دوسرے کا شرف و مرتبہ قائم کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہمارا یہ کام ہے کہ ہم دنیا سے فساد کو مٹا کر نوع انسانی کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے لے آئیں۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انسان پر رحم کرے اور ایسے سامان پیدا کرے کہ جس گند میں آج انسانیت پھنسی ہوئی ہے اس میں سے وہ نکل سکے۔ اللہ تعالیٰ کا عرفان اور خشیت دل میں پیدا کرے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانے اور آپؐ کے نام سے برکت حاصل کرے۔ ساری دنیا میں شرف انسانی قائم ہو اور انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس مقصود کو پانے والا ہو جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے کہ ہم دنیا بھر کو یہ باتیں بتانے اور سکھانے میں کامیاب ہوں۔ ہم دنیا کے آرام اور عزتوں کی خاطر خدا تعالیٰ کو بھول نہ جائیں۔ اس کے دروازے کو کھٹکھٹانے والے ہوں اور اسی سے ہمیشہ ہی پانے والے ہوں۔ آمین۔

بقیہ :- اخبار احمدیہ

نعیم درد صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رب نواز صاحب کے ہاں ۹/۳۰۰ نثار روڈ لاہور چھاؤنی میں مقیم ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی کامل شفایابی کے لیے درد دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔ (نعیم الرحمان درد)

ماہنامہ خالد۔ تشحیذ الاذہان ربوہ

کی

خریداری میں اضافہ کا مہینہ

قائدین مجالس۔ قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ یکم اپریل سے ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء تک ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری میں اضافہ کیلئے سعی فرمائیں اور ان کے ضلع ان کی مجلس میں کوئی ایسا گھرانہ نہ رہے جس میں نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کے لئے یہ رسائل نہ جا رہے ہوں۔

خالد کی سالانہ قیمت ۱۵/ روپے
تشحیذ الاذہان کی سالانہ قیمت ۱۵/ روپے

مرزا فرید احمد
(نگران اشاعت ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان ربوہ)

ضروری اطلاع

بہنوں اور دوستوں کی اطلاع کیلئے گذارش ہے کہ حضرت حکیم نظام جان صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کے فرزند حکیم انوار احمد جان مورخہ ۷-۸-۹۰ اپریل مطابق بدھ، جمعرات، جمعہ کو ربوہ میں بالمقابل ایوان محمود مطب فرمائیں گے۔

مینیجر۔ ٹائم سنٹر بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا سٹیٹس

فون ۳۸۵۲

۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

خریداران پلاٹس سمن برگ۔ سمن زار۔ رحمان آباد لاہور متوجہ ہوں

خریداران حضرات پلاٹس سمن برگ۔ سمن زار و رحمان آباد سکیم لاہور سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا سکیموں کی ڈویلپمنٹ کے سلسلہ میں دفتر سے فوری رابطہ قائم کریں

اٹلس انٹرنیشنل

۱۳/K گلبرگ II لاہور
۸۵۴۹۴۳
۸۷۱۴۵۷

الیکٹریشن • ریفریجریشن اینڈ ائرکنڈیشننگ

ووکیشنل ریگولر و کریش پروگرام کورسز

کلاسز ۱۵ اپریل سے شروع ہوں گی

داخلہ جاری ہے

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر

دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ فون ۵۹۲

Recognised By
Punjab Board of Technical Education Lahore